

کجا تصور، کجا لہو کی بوند، دونوں میں کیسا بون بعید ہے اور بتائیں طرفین سے تشبیہ میں حسن اور غزابت زیادہ ہو جاتی ہے۔

- ۶۔ لفظ "تو" نے یہ حقیقت واضح کر دی کہ شعر اس شخص کی زبانی ہے جس کا لہو سب خشک ہو چکا ہے۔ وہ اپنے دل کو ایک خیالی چیز سے تسکین دے رہا ہے۔
- ۷۔ بوند کے معنی میں ٹپک پڑنا داخل ہے۔ یہی حال تصور کا خیال سے اتر جانے میں ہے، یعنی حرکت و جبرئیلہ میں داخل ہے، گو طرفین تشبیہ متحرک نہیں۔
- ۸۔ غرض یہ نہایت غریب و بدیع و تازہ تشبیہ ہے۔

۳۔ شرح : خواجہ حالی فرماتے ہیں :

"بے حوصلگی یعنی کم ظرفی۔" یاں سے مراد دنیا ہے۔ معشوق سے کہتا ہے، تو اس بات سے کیوں ڈرتا ہے کہ ہم عاشق تیرے جوہر و ظلم سے تنگ آکر حاکم سے یا خدا سے فریاد کریں گے؟ کیونکہ اگر ہم ایسا کریں بھی تو کوئی کسی کی فریاد ہی نہیں سنتا۔"

اول سچے عاشق اتنے کم ظرف نہیں کہ محبوب کے ظلم و جوہر صبر سے برداشت نہ کر لیں، لیکن اگر اے محبوب! تیرے دل میں یہ دوسو سو سو ہو جود ہے کہ شاید عشاق کے گردہ میں سے کوئی بے سمیت نکل آئے اور فریاد و فغاں شروع کر دے تو ظاہر ہے کہ اس دنیا میں تو کوئی کسی کی فریاد سننے پر آمادہ نہیں، پھر تو کیوں پریشان ہے؟

۴۔ ۵۔ لغات۔ عربہ جو : جنگجو۔ لڑاکا۔

شرح : اے غالب! اس ناکام فرد کے لیے سو مرتبہ انوس، جو عمر بھر ایک جنگجو محبوب کی حسرت میں رہا۔ اس محبوب کی کٹار نے کبھی آرزو مند عاشق کے جگر کو منہ نہ لگایا اور محبوب کے خنجر نے کبھی اس کے گلے کی بات نہ پوچھی۔

جنگجو محبوب کی آرزو اس لیے بھٹی کہ جگر کو کٹار سے چھیدے اور گلا خنجر سے کاٹے، لیکن عاشق کی عمر حسرت میں گزر گئی اور یہ آرزو پوری نہ ہوئی۔